بسم اللہ الرحمن الرحیم

بریلویت

تاریخ وعقائد

مؤلف: امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ

ترجمہ: عطاء اللہ ثاقب رحمہ اللہ

ادارہ ترجمان السنہ

رحمان مارکیٹ غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

باب 4

بریلویت اور تکفیری فتوے

بریلوی حضرات نے اکابرین اسلامیہ کی جس انداز سے تکفیر کی ہے' انہیں ملحد زندیق اور مرتد قرار دیا ہے اور انہیں غلیظ اور نجس گالیوں سے نوازا ہے' کسی شخص کا اس پر جذباتی ہونا اور جواباً وہی طرز واسلوب اختیار کرنا اگرچہ فطری تقاضا ہے۔۔۔ مگر ہمارا چونکہ مثبت' نرم اور غیر متشددانہ ہے' لہٰذا ہم کفر کے فتووں کو ذکر کرنے کے باوجود اپنے اسلوب میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں آنے دیں گے۔ ویسے بھی مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ لعن طعن کا اسلوب وانداز اختیار کرے۔

بریلوی مذہب کے پیروکاروں نے اپنے مخصوص عقائد ونظریات کو اسلام کا نام دے رکھا ہے۔ ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے تمام اختیارات اولیاء کے پاس ہیں۔ ان کے خودساختہ بزرگان دین ہی خلق کی شنوائی اور ان کی حاجت روائی کرتے ہیں۔ وہ علم غیب رکھتے ہیں اور آناً فاناً پوری دنیا کا چکر لگا کر اپنے مریدوں کی تکالیف کو دور کرتے' انہیں دشمنوں سے نجات عطا کرتے اور مصائب ومشکلات سے چھٹکارا دیتے ہیں۔ ان کے پاس نفع ونقصان پہنچانے' مردے کو زندہ کرنے اور گناہ گاروں کو بخشنے جیسے اختیارات موجود ہیں۔ وہ جب چاہیں بارش برسا دیں' جسے چاہیں عطا کریں اور جسے چاہیں محروم رکھیں۔ حیوانات ان کے فرماں بردار ہیں' فرشتے ان کے دربان ہیں۔ وہ حشر نشر اور حساب وکتاب کے وقت اپنے پیروکاروں کی مدد کرنے پر قادر ہیں۔ زمین وآسمان میں ان کی بادشاہی ہے۔ جب چاہیں ایک ہی قدم میں عرش پر چلے جائیں اور جب چاہیں وہ سمندروں کی تہہ میں اتر جائیں۔ سورج ان کی اجازت کے بغیر طلوع نہیں ہوتا۔ وہ اندھے کو بینا کر سکتے ہیں اور کوڑھی کو شفا دے سکتے ہیں۔ مرنے کے

﴿اَطِیعُوا اللهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُم تُرحَمُونَ﴾
"اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرو' تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔"
﴿اَطِیعُوا اللهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوا عَنهُ وَاَنتُم تَسمَعُونَ﴾
"اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور ان کے فرامین سننے کے باوجود ان سے روگردانی نہ کرو۔"
﴿یاَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوا اَطِیعُوا اللهَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ﴾
"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اطاعت کرو۔"

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کا حکم دیا ہے۔ مگر بریلوی عقائد وافکار کے دلائل چونکہ کتاب وسنت سے مہیا نہیں ہوتے اور اہل حدیث صرف کتاب وسنت پر اکتفا کرتے ہیں اور لوگوں کو اسی کی طرف دعوت دیتے ہیں' چنانچہ بریلوی حضرات کو ان پر سخت غصہ تھا کہ یہ ان کے کاروبار زندگی کو خراب اور ان کی چمکتی ہوئی دکانوں کو ویران کر رہے ہیں۔

یہی قصور امام محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمہ اللہ تعالیٰ اور ان کے ساتھیوں کا تھا۔

بریلوی حضرات کے نزدیک دیوبندی بھی اسلام سے خارج ہیں۔ ان کا قصور یہ تھا کہ وہ ان کے تراشے ہوئے قصے کہانیوں پر ایمان نہیں لائے اور جناب احمد رضا کی پیروی نہیں کی۔

تمام وہ شعراء حضرات' جنہوں نے معاشرے کو غیر اسلامی رواجات سے پاک کرنا چاہا' وہ بھی بریلوی حضرات کے نزدیک کفار ومرتدین قرار پائے۔ ان کا قصور یہ تھا کہ وہ لوگوں کو یہ کیوں بتلاتے ہیں کہ خانقاہی نظام اور آستانوں پر ہونے والی خرافات وبدعات کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

ماہرین تعلیم بھی کافر ومرتد قرار پائے' کیونکہ وہ تعلیم کے ذریعے شرک وجہالت کی تاریکیوں کا مقابلہ کرتے اور معاشرے سے ہندوانہ رسموں کو ختم کرنے کے لیے آواز بلند کرتے تھے' اور اس سے ان (بریلوی ملاؤں) کا کاروبار ختم ہوسکتا تھا۔

اسی طرح تحریک آزادی کے ہیرو' مسلم سیاستدان' تحریک خلافت کے قائدین' انگریزوں کے خلاف بغاوت بلند کرنے والے اور جہاد کی دعوت دینے والے بھی بریلویوں کے فتووں اور دشمنی سے محفوظ نہ رہ سکے' کیونکہ وہ جناب بریلوی کے افکار سے متفق نہ تھے۔

بریلوی حضرات کی تکفیری مشین گن کی زد سے شائد ہی کوئی شخص محفوظ رہ سکا ہو۔ ہر وہ شخص ان کے نزدیک کافر و مرتد ٹھہرا' جس کا ذرا سا بھی ان سے اختلاف ہوا۔ حتیٰ کہ بہت سے ایسے لوگ بھی ان کی تکفیر سے نہ بچ سکے' جو عقائد و افکار میں تو ان سے متفق تھے' مگر مخالفین کو کافر کہنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ جب کہ بریلوی حضرات کے نزدیک مخالفین کے کفر و ارتداد میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ اس کا ذکر مفصل آرہا ہے!

انہوں نے اپنے ایک ساتھی عبدالباری لکھنوی کو بھی کافر قرار دے دیا' کیونکہ انہوں نے بعض علماء کو کافر قرار دینے سے انکار کر دیا تھا۔[5] چنانچہ اس موضوع پر ایک مستقل کتاب تصنیف کی "الطاری الداری لهفوات عبدالباری۔"

جناب احمد رضا اور ان کے ساتھی اس جملے کو بار بار دہراتے ہیں!" جس نے فلاں کے کفر میں شک کیا' وہ بھی کافر!" جو اسے۔۔۔۔۔۔!"[6]

مشہور اسلامی کاتب مولانا عبدالحئی لکھنوی رحمہ اللہ احمد رضا خاں صاحب کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"احمد رضا فقہی اور کلامی مسائل میں بہت متشدد تھے۔ بہت جلد کفر کا فتویٰ لگا دیتے۔ تکفیر کا پرچم اٹھا کر مسلمانوں کو کافر قرار دینے کی ذمے داری انہوں نے خوب نبھائی۔ بہت سے ان کے ساتھی بھی پیدا ہوگئے جو اس سلسلے میں ان کا ساتھ دیتے رہے۔ جناب احمد رضا ہر اصلاحی تحریک کے مخالف رہے۔ بہت سے رسالے بھی ان کی تکفیر کو ثابت کرنے کے لیے تحریر کیے۔

حرمین شریفین کے علماء سے ان کے خلاف فتوے بھی لیے۔ استفتاء میں ایسے عقائد ان کی طرف

منسوب کیے جن سے وہ بری الذمہ تھے۔ امام محمد بن قاسم نانوتوی' علامہ رشید احمد گنگوہی' مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور مولانا اشرف علی تھانوی رحمہم اللہ وغیرہ کو مسلمان نہیں سمجھتے تھے اور برملا ان کے کفر و ارتداد کے فتووں کا اظہار کرتے تھے۔ اپنی کتاب حسام الحرمین میں لکھتے ہیں' جو شخص ان کے کفر اور عذاب میں ذرا سا بھی شک کرے' وہ بھی کافر ہے۔ جناب احمد رضا ساری زندگی مسلمانوں پر کفر کے فتوے لگانے میں مصروف و مشغول رہے۔ حتیٰ کہ کفر کے فتوے کو ایک معمولی امر تصور کیا جانے لگا اور ان کے اس عمل کی وجہ سے ہندوستان کے مسلمان اختلاف وانتشار کا شکار ہو گئے۔"[7]

تکفیر مسلمین میں جناب بریلوی تنہا نہیں تھے' بلکہ ان کے متبعین نے بھی مسلمانوں کو کفار و مرتدین کے اس زمرے میں شامل کرنے کے لیے چوٹی کا زور صرف کیا۔ اہل حدیث کا اس کے علاوہ کیا جرم تھا کہ وہ عوام کو شرک و بدعت سے اجتناب کی تلقین کرتے اور اختلاف کے وقت کتاب وسنت ہی سے ہدایت وراہنمائی حاصل کرنے کی دعوت دیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاِن تَنَازَعتُم فِی شَیءٍ فَرُدُّوہُ اِلَی اللہِ وَالرَّسُول﴾ (النساء)

"اگر تمہارا آپس میں اختلاف ہو جائے تو اس کے حل کے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم 'یعنی کتاب وسنت کی طرف رجوع کرو۔"

اسی طرح اہل حدیث کی دعوت ہے کہ امت محمدیہ پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کی اطاعت واتباع فرض نہیں ۔۔۔۔۔ خواہ کتنا بڑا ولی' محدث اور امام ہی کیوں نہ ہو!

حدیث میں ہے:

"جب تک تم کتاب وسنت کی اطاعت کرتے رہو گے' گمراہ نہیں ہو گے۔"

اہل حدیث نے پاک و ہند میں ہندووانہ رسم ورواج کو اسلامی تہذیب کا حصہ بننے سے روکا اور بدعات وخرافات کا کھل کر مقابلہ کیا انہوں نے کہا کہ دین اسلام کے مکمل ہو جانے کے بعد اب کسی نئی

چیز کی ضرورت نہیں رہی:

﴿اَلیَومَ اَکمَلتُ لَکُم دِینَکُم وَ اَتمَمتُ عَلَیکُم نِعمَتِی﴾

یعنی دین اسلام عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی مکمل ہو چکا تھا۔ دین میں کسی نئے مسئلے کی ایجاد بدعت ہے' اور بدعت کے متعلق ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

من احدث فی امرنا هذا فهو ردّ۔ وفی روایة : فشر الامور محدثاتها و کل محدثةبدعة و کل بدعة ضلالة۔[11]

"جو دین میں کوئی چیز ایجاد کرے' اسے رد کر دیا جائے۔ ایک روایت میں ہے سب سے بری چیز دین میں نئی ایجادات ہیں۔ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی!"

نیکی اور ثواب کے تمام کاموں کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرما دیا ہے۔ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایجاد ہونے والی رسوم و رواج اور بدعات دین اسلام کا حصہ نہیں" انہیں مسترد کر دیا جائے۔

اہل حدیث علماء نے اسی بات کی طرف دعوت دی۔ بریلوی حضرات نے اس دعوت کو اپنے عقائد و نظریات کے منافی سمجھا۔ کیونکہ اس دعوت میں ان کے میلے' عرس ومیلاد' تیجے و چالیسویں' قوالی اور گانے بجانے' رقص و سرور کی محفلیں اور شکم پروری و خواہشات نفسانی کی تکمیل کے لیے ایجاد کی جانے والی دوسری بدعات خطرے میں پڑ جاتی تھیں۔

چنانچہ انہوں نے علمائے اہل حدیث کو اپنا بدترین دشمن سمجھا اور ان کے خلاف تکفیر بازی کی مہم شروع کر دی۔

اس سلسلے میں انہوں سب سے پہلے وہابی تحریک کے سرخیل شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ تعالٰی کو نشانہ بنایا' کیونکہ شرک و بدعت کے خلاف کھلم کھلا اعلان جنگ کرنے والے وہ سب سے پہلے شخص تھے۔ وہ توحید وسنت کا پرچم لے کر نکلے اور کفر و بدعت کے ایوانوں میں زلزلہ پیدا کرتے چلے گئے۔

چیز کی ضرورت نہیں رہی:

﴿اَلیَومَ اَکمَلتُ لَکُم دِینَکُم وَ اَتمَمتُ عَلَیکُم نِعمَتِی﴾

یعنی دین اسلام عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی مکمل ہو چکا تھا۔ دین میں کسی نئے مسئلے کی ایجاد بدعت ہے' اور بدعت کے متعلق ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

من احدث فی امرنا ھذا فھو ردّ۔ وفی روایة : فشر الامور محدثاتھا و کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة۔[11]

"جو دین میں کوئی چیز ایجاد کرے' اسے رد کر دیا جائے۔ ایک روایت میں ہے سب سے بری چیز دین میں نئی ایجادات ہیں۔ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی!"

نیکی اور ثواب کے تمام کاموں کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرما دیا ہے۔ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایجاد ہونے والی رسوم و رواج اور بدعات دین اسلام کا حصہ نہیں" انہیں مسترد کر دیا جائے۔

اہل حدیث علماء نے اسی بات کی طرف دعوت دی۔ بریلوی حضرات نے اس دعوت کو اپنے عقائد و نظریات کے منافی سمجھا۔ کیونکہ اس دعوت میں ان کے میلے' عرس ومیلاد' تیجے و چالیسویں' قوالی اور گانے بجانے' رقص وسرور کی محفلیں اور شکم پروری وخواہشات نفسانی کی تکمیل کے لیے ایجاد کی جانے والی دوسری بدعات خطرے میں پڑ جاتی تھیں۔

چنانچہ انہوں نے علمائے اہل حدیث کو اپنا بدترین دشمن سمجھا اور ان کے خلاف تکفیر بازی کی مہم شروع کر دی۔

اس سلسلے میں انہوں سب سے پہلے وہابی تحریک کے سرخیل شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کو نشانہ بنایا' کیونکہ شرک و بدعت کے خلاف کھلم کھلا اعلان جنگ کرنے والے وہ سب سے پہلے شخص تھے۔ وہ توحید وسنت کا پرچم لے کر نکلے اور کفر و بدعت کے ایوانوں میں زلزلہ پیدا کرتے چلے گئے۔

چیز کی ضرورت نہیں رہی:

﴿اَلیَومَ اَکمَلتُ لَکُم دِینَکُم وَ اَتمَمتُ عَلَیکُم نِعمَتِی﴾

یعنی دین اسلام عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی مکمل ہو چکا تھا۔ دین میں کسی نئے مسئلے کی ایجاد بدعت ہے' اور بدعت کے متعلق ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

من احدث فی امرنا هذا فهو ردّ۔ وفی روایة : فشر الامور محدثاتها و کل محدثةبدعة و کل بدعة ضلالة۔[11]

"جو دین میں کوئی چیز ایجاد کرے' اسے رد کر دیا جائے۔ ایک روایت میں ہے سب سے بری چیز دین میں نئی ایجادات ہیں۔ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی!"

نیکی اور ثواب کے تمام کاموں کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرما دیا ہے۔ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایجاد ہونے والی رسوم و رواج اور بدعات دین اسلام کا حصہ نہیں" انہیں مسترد کر دیا جائے۔

اہل حدیث علماء نے اسی بات کی طرف دعوت دی۔ بریلوی حضرات نے اس دعوت کو اپنے عقائد و نظریات کے منافی سمجھا۔ کیونکہ اس دعوت میں ان کے میلے' عرس و میلاد' تیجے و چالیسویں' قوالی اور گانے بجانے' رقص و سرور کی محفلیں اور شکم پروری و خواہشات نفسانی کی تکمیل کے لیے ایجاد کی جانے والی دوسری بدعات خطرے میں پڑ جاتی تھیں۔

چنانچہ انہوں نے علمائے اہل حدیث کو اپنا بدترین دشمن سمجھا اور ان کے خلاف تکفیر بازی کی مہم شروع کر دی۔

اس سلسلے میں انہوں سب سے پہلے وہابی تحریک کے سرخیل شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کو نشانہ بنایا' کیونکہ شرک و بدعت کے خلاف کھلم کھلا اعلان جنگ کرنے والے وہ سب سے پہلے شخص تھے۔ وہ توحید و سنت کا پرچم لے کر نکلے اور کفر و بدعت کے ایوانوں میں زلزلہ پیدا کرتے چلے گئے۔

انہوں نے جب دیکھا کہ ہندووانہ عقائد اسلامی تہذیب کا حصہ بن رہے ہیں' حدود اللہ معطل ہوچکی ہیں' اسلامی شعائر کا مذاق اڑایا جارہا ہے اور جاہل صوفیاء غلط نظریات کا پرچار کررہے ہیں' وہ کتاب وسنت کی روشنی میں صحیح اسلامی دعوت کا جھنڈا لے کر اٹھے اور انگریزوں کے خلاف عملی جہاد کے ساتھ ساتھ شرک وبدعت کے طوفان کا بھی مقابلہ کرنے کے لیے میدان میں اتر آئے۔

انہوں نے جب اپنی کتاب تقویۃ الایمان [12] میں لوگوں کو توحید کے عقیدے کی طرف دعوت دی' غیر اللہ سے فریاد رسی جیسے عقائد کو باطل ثابت کیا اور تقلید وجمود اور مذہبی تعصب کی بھی بیخ کنی کی۔ شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ انگریزوں اور سکھوں کے خلاف جہاد میں مشغول رہے اور درس وتدریس اور وعظ و تبلیغ کے ذریعے بھی مسلمانوں کو توحید کا سبق دیتے رہے۔ دن کا جہاد کرتے' راتوں کو قیام کرتے۔ یوں مسلسل محنت اور جدوجہد سے شرک وبدعت کا مقابلہ کرتے ہوئے وہ راہِ حق میں شہادت پا گئے۔ وہ اس آیت کا مصداق تھے:

﴿اِنَّ اللّٰہَ اشتَرٰی مِنَ المُومِنِینَ اَنفُسَھُم وَ اَموَالَھُم بِاَنَّ لَھُمُ الجَنَّۃَ فَیَقتُلُونَ وَ یُقتَلُونَ﴾ (التوبہ: ۱۱۱)

"اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کا مال خرید لیا ہے اور اس کے بدلے میں ان کے لیے جنت لکھ دی ہے وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں اور کافروں کو قتل کرتے کرتے خود بھی شہید ہوجاتے ہیں۔"

شاہ شہید رحمہ اللہ علیہ کے بعد انہوں نے ان کی دعوت کے جانشین سید امام نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ کو تکفیری مہم کا نشانہ بنایا۔ ان کا قصور یہ تھا کہ انہوں نے حدیث کی نشر واشاعت میں اس وقت موجود پوری دنیا کے علماء سے زیادہ کردار ادا کیا۔ ان کے شاگردوں نے دنیا بھر میں علوم حدیث کے احیاء کے لیے مسلسل محنت کی اور درس تدریس میں مصروف رہے۔ اسی بناء پر مصری مفکر رشید رضا نے لکھا ہے:

اگر ہمارے ہندوستانی اہلحدیث بھائی حدیث کے علوم کا اہتمام نہ کرتے تو شاید ان علوم کا بہت سے علاقوں میں وجود ختم ہو جاتا۔"[14]

کیونکہ:

بہت سے مقلدین حدیث کی کتابوں کا سوائے تبرک کے کوئی فائدہ نہیں سمجھتے تھے۔"[15]

جناب بریلوی نے شاہ شہید اور سید نذیر حسین علیہما الرحمہ کو کافر قرار دیا۔شاہ شہید علیہ الرحمہ کی تکفیر کے لئے انہوں نے ایک مستقل رسالہ "الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات الوہابیہ" تحریر کیا۔اس کی ایک عبارت ملاحظہ ہو:

"اے سرکش منافقو اور فاسقو! تمہارا بڑا (شاہ اسماعیل شہید) یہ گمان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف عام انسانوں سے بھی کم ہے'رسول اللہ سے بغض وعداوت تمہارے منہ سے ظاہر ہوگئی۔ جو تمہارے سینوں میں ہے'وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔تم پر شیطان غالب آچکا ہے۔اس نے تمہیں خدا کی یاد اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بھلا دی ہے۔قرآن میں تمہاری ذلت ورسوائی بیان ہو چکی ہے۔ تمہاری کتاب تقویۃ الایمان اصل میں تفویت الایمان ہے یعنی وہ ایمان کو ضائع کر دینے والی ہے۔اللہ تعالیٰ تمہارے کفر سے غافل نہیں۔"[16]

مزید ارشاد فرماتے ہیں:

وہابیہ اور ان کے پیشوا (شاہ اسماعیل) پر بوجوہ کثیر قطعاً یقیناً کفر لازم اور حسب تصریحات فقہائے کرام ان پر حکم کفر ثابت وقائم ہے۔اور بظاہر ان کا کلمہ پڑھنا ان کو نفع نہیں پہنچا سکتا اور کافر ہونے سے نہیں بچا سکتا۔اور ان کے پیشوا نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں اپنے اور اپنے سب پیروؤں کے کھلم کھلا کافر ہونے کا صاف اقرار کیا ہے۔"[17]

اب ذرا ان کے کافر ہونے کا سبب بھی ملاحظہ فرمائیں۔لکھتے ہیں:

"اسماعیل دہلوی کہتا ہے کہ ایک شخص کی تقلید پر جمے رہنا' باوجودیکہ اس کے کہ اپنے امام کے خلاف

صریح احادیث موجود ہوں' درست نہیں ہے۔اس کا یہ کہنا اس کی کفریات میں سے ہے۔"[18]

یعنی امام اسماعیل شہید رحمہ اللہ اس لیے کافر ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ صریح احادیث کے مقابلے میں کسی کے قول پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ ان کی کفریہ باتوں میں سے ہے۔

لکھتے ہیں:

"انہیں کافر کہنا فقہاء واجب ہے۔ واضح ہو کہ وہابیہ منسوب ابن عبدالوہاب نجدی ہیں۔ ابن عبدالوہاب ان کا معلم اول تھا۔اس نے کتاب التوحید لکھی' تقویۃ الایمان اس کا ترجمہ ہے۔

ان کا پیشوا نجدی تھا۔اس فرقہ متفرقہ یعنی وہابیہ اسماعیلیہ اور اس کے امام نانہجار پر جزماً قطعاً یقیناً اجمالاً بوجوہ کثیرہ کفر لازم ہے۔اور بلا شبہ جماہیر فقہائے کرام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر ہیں۔"[19]

ایک اور جگہ کہتے ہیں:

"اسماعیل دہلوی کافر محض تھا۔"[20]

ایک دفعہ ان سے پوچھا گیا کہ اسماعیل دہلوی کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ تو جواب دیا: "میرا عقیدہ ہے' وہ مثل یزید کے ہے۔اگر اسے کوئی کافر کہے تو اسے روکا نہ جائے۔"[21]

مزید:

اسماعیل دہلوی سرکش' طاغی شیطان لعین کا بندہ داغی تھا۔"[22]

نیز:

امام الوہابیہ یہودی خیالات کا آدمی ہے۔"[23]

ان کی کتاب تقویۃ الایمان کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

" تقویۃ الایمان ایمان کو برباد کر دینے والا وہابیہ کا جھوٹا قرآن ہے۔"[24]

نیز:

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جدید قرآن تقویۃ الایمان کو جہنم پہنچایا۔"[25]

اس پر بھی مستزاد:

"تقویۃ الایمان وغیرہ سب کفری قول' نجس بول و براز ہیں۔ جو ایسا نہ جانے' زندیق ہے۔"[26]

اس کتاب کا پڑھنا زنا اور شراب نوشی سے بھی بدتر ہے۔"[27]

ظاہر ہے یہ سارا غیظ وغضب اس لیے کہ تقویۃ الایمان کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو ہدایت نصیب ہوئی اور وہ شرک وقبر پرستی کی لعنت سے تائب ہو کر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے قائل ہوئے۔

جناب بریلوی بخوبی واقف تھے کہ اس کتاب کو پڑھنے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا' چنانچہ انہوں نے اس کے پڑھنے کو حرام قرار دے دیا۔ تقویۃ الایمان قرآنی آیات اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھری ہوئی ہے۔ اور پڑھنے والا جب ایک ہی موضوع پر اس قدر آیات کو ملاحظہ کرتا ہے تو وہ حیران و ششدر رہ جاتا ہے کہ یہ تمام آیات بریلوی عقائد وافکار سے متصادم ہیں اور ان کے مفہوم کا بریلوی مذہب کے بنیادی نظریات سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کتاب کا قاری تردد کا شکار ہو کر بالآخر اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ وہ جن عقائد کا حامل ہے ان کا شریعت اسلامیہ سے کوئی واسطہ نہیں۔ اور وہ اپنے شرکیہ عقائد کو چھوڑ کر توحید وسنت پر عمل پیرا ہو جاتا ہے۔ جناب بریلوی کو اس بات کا بہت دکھ تھا۔ چنانچہ خود بدلنے کی بجائے تقویۃ الایمان کو اپنے بغض وحسد کا نشانہ بناتے رہے۔

قرآن کریم میں ہے:

﴿وَاِذَ ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَت قُلُوبُهُم وَاِذَا تُلِيَت عَلَيهِم اٰيَاتُهُ زَادَتهُم اِيمَانًا﴾ (الانفال)

"مومنوں کے سامنے جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے' ان کے دلوں میں اللہ کا خوف آجاتا ہے اور جب ان پر قرآنی آیات تلاوت کی جاتی ہے' ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے۔"

﴿وَاِذَ سَمِعُوا مَا اُنزِلَ اِلَى الرَّسُولِ تَرٰى اَعيُنَهُم تَفِيضُ مِنَ الدَّمعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الحَقِّ.﴾ (المائدہ:۸۳)

"جب مومن قرآن مجید سنتے ہیں اور انہیں حق کی پہچان ہوتی ہے' تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔"

بہر حال قرآن کریم کی تلاوت اور اسے سمجھنے کے بعد کوئی شخص بھی بریلوی عقائد سے توبہ کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات وفرامین سن کر کسی مومن کے لیے انہیں تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں:

﴿وَمَا كَانَ لِمُومِنٍ وَلَا مُومِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَمرًا اَن يَكُونَ لَهُم الخِيَرَةُ.﴾ (احزاب)

"جب اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی امر کا فیصلہ کر دیں' تو اس کے آگے کسی مومن مرد یا مومن عورت کو چوں چراں کرنے کا حق نہیں ہے۔"

﴿وَمَن يُّشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الهُدٰى وَ يَتَّبِعُ غَيرَ سَبِيلِ المُومِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلّٰى وَ نُصلِهِ جَهَنَّمَ وَ سَاءَ ت مَصِيرًا.﴾ (النساء)

"ہدایت واضح ہو جانے کے بعد جو شخص اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرے گا اور مومنوں کے راستے کے علاوہ کسی اور کی پیروی کرے گا' ہم اسے گمراہی کی طرف پھیر دیں گے اور جہنم میں داخل کریں گے۔۔۔۔اور جہنم برا ٹھکانہ ہے۔"

﴿مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُم عَنهُ فَانتَهُوا.﴾ (الحشر)

"جو اللہ کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کہے' اس پر عمل کرو۔ اور جس سے روکے' اس سے رک جاؤ۔"

اب جس شخص کا بھی یہ ایمان ہو کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مقابلے میں کسی قول کی کوئی حیثیت نہیں' تو ظاہر ہے وہ جب شرک و بدعت کے خلاف تقویۃ الایمان میں موجود آیات واحادیث پڑھے گا' تو وہ رضا خانی افکار ونظریات پر قائم نہیں رہ سکے گا۔ اور یہ چیز خاں صاحب

اوران کے ساتھیوں پر بدعات وخرافات اور نذر ونیاز کے ذریعہ سے حاصل ہونے والے معاش کو بند کرنے کا باعث تھی۔ لہٰذا انہوں نے یہ سارے فتوے صادر کر کے اپنے غصے کا اظہار کیا۔

سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کہ جنہیں جناب بریلوی کافر ومرتد قرار دیتے تھے' ان کے متعلق مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کے والد علامہ عبدالحیٔ لکھنوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "نزہۃ الخواطر" کی ایک عبارت یہاں نقل کی جاتی ہے' جس میں آپ رحمہ اللہ نے سید نذیر حسین محدّث کے احوال بیان کیے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

"حضرت حسین بن محسن الانصاری فرماتے ہیں کہ سید نذیر حسین یکتائے زمانہ تھے۔ علم وفضل اور حلم و بردباری میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔ وہ کتاب وسنت کی تعلیمات کی طرف لوگوں کی راہنمائی فرماتے تھے' ہندوستان کے علماء کی اکثریت ان کی شاگرد ہے۔

حسد کی بنا پر کچھ لوگ ان کی مخالفت بھی کرتے رہے' مگر ان کے حسد کی وجہ سے اس جلیل القدر امام ومحدث کی عزت میں کمی کی بجائے اضافہ ہوتا رہا۔

خود علامہ عبدالحیٔ رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"امام نذیر حسین محدّث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی جلالت پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے درس وتدریس اور افتاء کے ذریعے اسلامی علوم کی خدمت کی۔ میں خود 1312ھ میں ان کا شاگرد رہا ہوں۔ اصول حدیث اور اصول فقہ میں ان سے زیادہ ماہر کوئی شخص نہ تھا۔ قرآن وحدیث پر انہیں مکمل عبور حاصل تھا۔ تقویٰ وپرہیزگاری میں بھی ان کی کوئی مثال نہ تھی۔ ہمہ وقت درس وتدریس یا ذکر وتلاوت میں مصروف رہتے۔ عجم وعرب میں ان کے تلامذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ وہ اپنے دور کے رئیس المحدثین تھے۔

دوسرے ائمہ کی طرح انہیں بھی بہت سی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا۔

انگریز دشمنی کے الزام میں گرفتار کیے گئے۔ ایک سال جیل میں رہے' رہا ہونے کے بعد دوبارہ درس

وتدریس میں مشغول ہو گئے۔ پھر حجاز تشریف لے گئے' وہاں آپ رحمہ اللہ کے اوپر حاسدین نے بہت الزامات لگائے۔ آپ کو گرفتار کر لیا گیا مگر بری ہونے پر ایک دن بعد چھوڑ دیا گیا۔

آپ واپس ہندوستان تشریف لے آئے۔ یہاں بھی آپ پر تکفیری فتووں کی بوچھاڑ کر دی گئی۔ آپ نے تمام تکالیف برداشت کر کے ہندوستان کو قرآن وحدیث کے علوم سے منور کیا اور عصبیت و جمود کی زنجیروں کو پاش پاش کیا۔

آپ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت تھے۔ ارض ہندوستان پر آپ کے بہت زیادہ احسانات ہیں۔ قرآن وحدیث کے علوم سے دلچسپی رکھنے والے آپ کی علمی قدرومنزلت پر متفق ہیں۔ جزاہ اللہ خیرا![33]

مزید فرماتے ہیں:

سید نذیر محدث رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ زیادہ تر تدریس میں مشغول رہے۔ اس لیے آپ کی تصنیفات بہت زیادہ نہیں۔ آپ کی مشہور تصانیف میں معیار الحق' ثبوت الحق' مجموعۃ الفتاوی' رسالۃ الولی باتباع النبی صلی اللہ علیہ وسلم' وقعۃ الفتویٰ ودافعۃ البلوی اور رسالہ فی ابطال عمل المولد شامل ہیں۔

البتہ آپ کے فتاویٰ کو اگر جمع کیا جائے تو کئی ضخیم جلدیں تیار ہو جائیں۔ آپ کے شاگردوں کے کئی طبقات ہیں۔ ان میں سے جو معروف و مشہور ہیں' ان کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ ہے۔ بقیہ شاگرد ہزاروں سے متجاوز ہیں۔

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مشہور تلامذہ میں سید شریف حسین' مولانا عبداللہ غزنوی' مولانا عبدالجبار غزنوی' مولانا محمد بشیر السّہسوانی' سید امیر حسین' مولانا امیر احمد الحسینی السّہسوانی' مولانا عبدالمنان وزیر آبادی' مولانا محمد حسین بٹالوی' مولانا عبداللہ غازی پوری' سید مصطفیٰ ٹونکی' سید امیر علی ملیح آبادی' قاضی ملا محمد پشاوری' مولانا غلام رسول' مولانا شمس الحق ڈیانوی' شیخ عبداللہ المغربی' شیخ محمد بن ناصر بن المبارک النجدی اور شیخ سعد بن حمد بن عتیق ہیں۔

بہت سے علماء نے قصائد کی صورت میں آپ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ مولانا شمس الحق ڈیانوی نے غایۃ المقصود میں آپ کی سوانح عمری تحریر کی ہیں۔ اسی طرح مولانا فضل حسین مظفر پوری نے اپنی کتاب الحیاۃ بعد المماۃ میں آپ کے حالات زندگی مفصلاً بیان کیے ہیں۔

مجھے مولانا (عبدالحئ لکھنوی) سید صاحب رحمہ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک سے 1312ھ میں سند اجازت عطا فرمائی۔

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات 10 رجب 1320ھ بروز سوموار دہلی میں ہوئی نفعنا اللہ ببرکاتہ۔ آمین!"[34]

سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ درس نے بخاری و بغداد کی مجالس ومحافل کی یاد تازہ کردی۔ ہندوستان کے کونے کونے سے لوگ علم حدیث کے حصول کے لیے آپ کے حلقہ درس میں شامل ہونے لگے۔

احمد رضا بریلوی نے علم ومعرفت کے اس سیل رواں کو اپنی خرافات و بدعت کے لیے خطرہ سمجھتے ہوئے آپ کو طعن وتشنیع اور تکفیر وتفسیق کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا:

"نذیر حسین دیلوی لامذہباں' مجتہدنا مقلداں' مخترع طرز نوی اور مبتدع آزادروی ہے۔"[35]

مزید لکھتے ہیں:

"نذیر حسین دہلوی کے پیروکار سرکش اور شیطان خناس کے مرید ہیں۔"[38]

نیز:

"تم پر لازم ہے کہ عقیدہ رکھو' بے شک نذیر حسین دہلوی کافر ومرتد ہے۔ اور اس کی کتاب معیار الحق کفری قول اور نجس براز بول ہے' وہابیہ کی دوسری کتابوں کی طرح۔"[39]

صرف اسماعیل شہید رحمہ اللہ اور سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ ہی کافر ومرتد نہیں' بلکہ جناب بریلوی کے نزدیک تمام اہل حدیث کفار ومرتد ہیں۔ ارشاد فرماتے ہیں:

"غیر مقلدین (اہل حدیث) سب بے دین' پکے شیاطین اور پورے ملاعین ہیں۔"[40]

نیز:

"جو اسماعیل اور نذیر حسین وغیرہ کا معتقد ہوا بلیس کا بندہ جہنم کا کندہ ہے۔اہل حدیث سب کافر ومرتد ہیں۔"[41]

مزید ارشاد ہے:

غیر مقلدین گمراہ' بد دین اور بحکم فقہ کفار ومرتدین ہیں۔"[42]

مزید:

"غیر مقلد اہل بدعت اور اہل نار ہیں۔وہابیہ سے میل جول رکھنے والے سے بھی مناکحت ناجائز ہے۔وہابی سے نکاح پڑھوایا' تو تجدید اسلام وتجدید نکاح لازم' وہابی مرتد کا نکاح نہ حیوان سے ہوسکتا ہے نہ انسان سے۔جس سے ہوگا زنائے خالص ہوگا۔"[43]

وہابیوں سے میل جول کو حرام قرار دینے والے کا ہندوؤں کی نذر ونیاز کے متعلق فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیں:

"ان سے سوال کیا گیا کہ ہندوؤں کی نذر ونیاز کے متعلق کیا خیال ہے؟ کیا ان کا کھانا پینا جائز ہے؟

جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:"ہاں ان باتوں پر آدمی مشرک نہیں ہوتا۔"[44]

ایک دوسری جگہ ہر قسم کی نذر لغیر اللہ کو مباح قرار دیا ہے![45]

مگر سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ اور ان کے شاگردوں کو ملعون قرار دیتے ہیں:

"نذیریہ لعنہم اللہ ملعون ومرتد ابد ہیں۔"[46]

اہل حدیث کو کافر ومرتد کہنے پر ہی اکتفا نہیں کیا' بلکہ حسب عادت گالی دیتے ہوئے اور غلیظ زبان استعمال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"غیر مقلدین جہنم کے کتے ہیں۔رافضیوں کو ان سے بدتر کہنا رافضیوں پر ظلم اور ان کی شان خباثت

میں تنقیص ہے۔"[47]

" کفر میں مجوس یہود ونصاریٰ سے بدتر ہیں' ہندو مجوس سے بدتر ہیں۔اور وہابیہ ہندوؤں سے بھی بدتر ہیں۔"[48]

مزید ارشاد کرتے ہیں:

وہابیہ اصلاً مسلمان نہیں۔ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔ان سے مصافحہ ناجائز وگناہ ہے۔جس نے کسی وہابی کی نماز جنازہ پڑھی' تو تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرے!"[49]

نیز:

ان سے مصافحہ کرنا حرام قطعی وگناہ کبیرہ ہے' بلکہ اگر بلا قصد بھی ان کے بدن سے بدن چھو جائے تو وضو کا اعادہ مستحب ہے۔"[50]

یہ تو تھے جناب احمد رضا صاحب بریلوی کے اہل حدیث کے متعلق ارشادات وفرامین کہ وہابی ملعون' کفار اور مرتدین ہیں۔نہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز' نہ ان کی نماز جنازہ جائز' نہ ان سے نکاح کرنا جائز' نہ ان سے مصافحہ کرنا جائز۔ یہ سب شیاطین وملاعین' ہندوؤں سے بدتر کافر اور جہنم کے کتے ہیں۔جس نے کسی وہابی کی نماز جنازہ پڑھی' وہ توبہ کرے اور اپنا نکاح دوبارہ پڑھائے۔اور جس کا ان سے بدن چھو جائے' وہ وضو کرے۔

اب جناب بریلوی کے پیروکاروں کے فتوے ملاحظہ ہوں۔ بریلوی مکتب فکر کے ایک مفتی ارشاد فرماتے ہیں:

"اہل حدیث جو نذیر حسین دہلوی' امیر احمد سہسوانی'[51] امیر حسن سہسوانی'[52] بشیر حسن قنوجی[53] اور محمد بشیر قنوجی'[54] کے پیروکار ہیں' سب بحکم شریعت کافر اور مرتد ہیں۔اور ابدی عذاب اور رب کی لعنت کے مستحق ہیں!"[55]

نیز:

ثناء اللہ امرتسری کے پیروکار سب کے سب کافر اور مرتد ہیں' از روئے حکم شریعت!"[56]

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ علیہ کہ جن کے بارے میں سید رشید رضا نے کہا ہے:

"رجل الھی فی الھند"[57]

اور جنہوں نے تمام باطل مذاہب وادیان: قادیانی' آریہ' ہندو' مجوسی اور عیسائی وغیرہ کو مناظروں میں شکست فاش دی اور وہ اس موضوع میں حجت سمجھے جاتے ہیں' ان کے بارے میں بریلوی حضرات کا فتویٰ ہے:

"غیر مقلدین کا رئیس ثناء اللہ امرتسری مرتد ہے۔"[58]

اور خود جناب بریلوی نے لکھا ہے:

"ثناء اللہ امرتسری در پردہ نام اسلام' آریہ کا ایک غلام باہم جنگ زرگری کام۔"[59]

جناب بریلوی پوری امت مسلمہ کے نزدیک متفقہ ائمہ دین: امام ابن حزم رحمہ اللہ' امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ' امام ابن قیم رحمہ اللہ وغیرہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"وہابیہ کے مقتدا ابن حزم فاسد الجزم اور ردیٔ المشرب تھے۔"[60]

مزید:

ابن حزم لا مذہب' خبیث اللسان۔"[61]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے متعلق کہتے ہیں:

"ابن تیمیہ فضول باتیں بکا کرتے تھے۔"[62]

خان صاحب کے ایک خلیفہ لکھتے ہیں:

"ابن تیمیہ (رحمہ اللہ) نے نظام شریعت کو فاسد کیا۔ ابن تیمیہ ایک ایسا شخص تھا' جسے اللہ تعالیٰ نے رسوا کیا۔ وہ گمراہ' اندھا اور بہرہ تھا۔ اسی طرح وہ بدعتی' گمراہ اور جاہل شخص تھا۔"[63]

ایک اور نے لکھا:

ابن تیمیہ گمراہ اور گمراہ گر تھا۔"[64]

نیز:

ابن تیمیہ بد مذہب تھا۔"[65]

"ابن قیم ملحد تھا۔"[66]

امام شوکانی رحمہ اللہ کے متعلق ان کا ارشاد ہے:

"شوکانی کی سمجھ وہابیہ متاخرین کی طرح ناقص تھی۔"[67]

مزید:

شوکانی بد مذہب تھا۔"[68]

جناب بریلوی اوران کے متبعین امام محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمہ اللہ کے بھی سخت دشمن ہیں' کیونکہ انہوں نے بھی اپنے دور میں شرک و بدعت اور قبر پرستی کی لعنت کے خلاف جہاد کیا اور توحید باری تعالیٰ کا پرچم بلند کیا۔

ان کے متعلق احمد رضا صاحب رقمطراز ہیں:

"بد مذہب جہنم کے کتے ہیں۔ان کا کوئی عمل قبول نہیں۔محمد بن عبدالوہاب نجدی وغیرہ گمراہوں کے لیے کوئی بشارت نہیں۔اگر چہ اس کا نام محمد ہے اور حدیث میں جو ہے کہ "جس کا نام احمد یا محمد ہے" اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل نہیں کرے گا" یہ حدیث صرف سنیوں (بریلوی) کے لیے' بد مذہب (یعنی وہابی) تو اگر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر صابر و طالب ثواب رہے' تب بھی اللہ عزوجل اس کی بات پر نظر نہ فرمائے اور اسے جہنم میں ڈالے۔"[69]

مزید ارشاد فرماتے ہیں:

"مرتدوں میں سب سے خبیث تر وہابی ہیں۔"[70]

نیز:

وہابیہ اخبث واضر اصلی یہودی' بت پرست وغیرہ سے بدتر ہیں۔"[71]

خان صاحب لکھتے ہیں:

"وہابی فرقہ خبیثہ خوارج کی ایک شاخ ہے' جن کی نسبت حدیث میں آیا ہے کہ وہ قیامت تک منقطع نہ ہوں گے۔ جب ان کا ایک گروہ ھلاک ہوگا' دوسرا سر اٹھائے گا۔ یہاں تک کہ ان کا پچھلا طائفہ دجال لعین کے ساتھ نکلے گا۔ تیرہویں صدی کے شروع میں اس نے دیارِ نجد سے خروج کیا اور بنام نجدیہ مشہور ہوا۔ جن کا پیشوا شیخ نجدی تھا' اس کا مذہب میاں اسماعیل دہلوی نے قبول کیا۔"[72]

خان صاحب سے پوچھا گیا کہ کیا فرقہ وہابیہ خلفائے راشدین کے زمانہ میں تھا؟ اس کے جواب میں لکھتے ہیں:

"ہاں یہی وہ فرقہ ہے' جن کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ یہ ختم نہیں ہوئے۔ ان کا آخری گروہ دجال لعین کے ساتھ نکلے گا۔ یہی وہ فرقہ ہے کہ ہر زمانہ میں نئے رنگ نئے نام سے ظاہر رہا اور اب اخیر وقت میں وہابیہ کے نام سے پیدا ہوا۔ بظاہر وہ بات کہیں گے کہ سب باتوں سے اچھی معلوم ہو' اور حال یہ ہوگا کہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے!"[73]

اپنی خرافات کو آگے بڑھاتے ہوئے لکھتے ہیں:

"غزوہ حنین میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو غنائم تقسیم فرمائیں' اس پر ایک وہابی نے کہا کہ میں اس تقسیم میں عدل نہیں پاتا۔ اس پر فاروق اعظم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دیجئے کہ میں منافق کی گردن ماردوں؟ فرمایا' اسے رہنے دے کہ اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہونے والے ہیں۔ یہ اشارہ وہابیوں کی طرف تھا۔ یہ تھا وہابیہ کا باپ' جس کی ظاہری ومعنوی نسل آج دنیا کو گندہ کررہی ہے۔"[74]

بریلوی صاحب کے ایک پیروکار اپنے بغض وعناد کا اظہار ان لفظوں سے کرتے ہیں:

"خارجیوں کا گروہ فتنے کی صورت میں محمد بن عبدالوہاب کی سرکردگی میں نجد کے اندر بڑے زورشور

سے ظاہر ہوا۔ محمد بن عبدالوہاب باغی' خارجی بے دین تھا۔ اس کے عقائد کو عمدہ کہنے والے اس جیسے دشمنان دین' ضال مضل ہیں۔"[75]

امجد علی رضوی نے بھی اسی قسم کی خرافات کا اظہار کیا ہے![76]

ایک بریلوی مصنف نے تو الزام تراشی اور دشنام طرازی کی حد کر دی ہے۔ صدق وحیا سے عاری ہو کر لکھتا ہے:

"وہابیوں نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بے گناہوں کو بے دریغ اور حرمین شریفین کے رہنے والوں کی عورتوں اور لڑکیوں سے زنا کیا (لعنۃ اللہ علی الکاذبین!) سادات کرام کو بہت قتل کیا' مسجد نبوی شریف کے تمام قالین اور جھاڑ وفانوس اٹھا کر نجد لے گئے۔ اب بھی جو کچھ ابن سعود نے حرمین شریفین میں کیا[77] وہ ہر حاجی پر روشن ہے۔"[78]

ایک اور بریلوی' امام محمد بن عبدالوہاب اور ان کے ساتھیوں کے متعلق غلیظ اور غیر شائستہ زبان استعمال کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"یہ پیارے مذہب اہل سنت کا رعب حقانیت ہے کہ فراعنہ نجد حجاز کی مقدس سرزمین پر مسلط ہوتے ہوئے بھی لرز رہے ہیں' کپکپا رہے ہیں۔ (اب کہاں گیا رعب حقانیت! اب تو نہ صرف مسلط ہو چکے ہیں بلکہ اکابرین بریلویت کا داخلہ بھی وہاں بند کر دیا گیا ہے!)

لکھتے ہیں:

"ناپاک' گندے' کفری عقیدے رکھنے والے حکومت سعودیہ' ملت نجدیہ خبیثہ' ابن سعود کے فرزند نامسعود۔"[79]

ایک مرتبہ بمبئی کی جامع مسجد کے امام احمد یوسف نے سعودی شہزادوں کا استقبال کیا' تو بریلوی حضرات نے ان کے متعلق تکفیری فتوے دیتے ہوئے کہا:

"احمد یوسف مردود نے شاہ سعود کے بیٹوں کا استقبال کیا ہے اور نجدی حکومت کی تعریف کی ہے۔ وہ

نجدی حکومت جس کے نجس' کفریہ اور خبیث عقائد ہیں۔اس نے کفار ومرتدین کی عزت کی ہے اور گندی نجدی ملت کا استقبال کیا ہے۔وہ اپنے اس عمل کی وجہ سے کافر ومرتد ہوگیا ہے اور غضب الٰہی کا مستحق ٹھہرا ہے اور اسلام کو منہدم کیا۔اس کے اس عمل کی وجہ سے عرش الٰہی ہل گیا ہے۔جو اس کے کفر میں شک کرے' وہ بھی کافر ہے۔"[80]

یعنی سعودی خاندان کے افراد کا استقبال اتنا عظیم گناہ ہے کہ جس کے ارتکاب سے انسان کا مرتد قرار پاتا اور غضب الٰہی کا مستحق ٹھہرتا ہے۔اس عمل کی وجہ سے عرش الٰہی بھی ہلنے لگتا ہے۔دوسری طرف انگریزی استعمار کی حمایت وتائید کرنے سے ایمان میں کوئی فرق نہیں آتا' بلکہ اسے جلاء ملتی ہے!

اس کی وجہ صرف یہی ہوسکتی ہے کہ اہل توحید کی دعوت ان کی "دین کے نام پر دنیاداری" کے راستے میں حائل ہوتی ہے اور عوام الناس کو ان کے پھیلائے ہوئے جال سے آزاد کرتی ہے۔

افسوس تو اس بات کا ہے کہ ان کی کتب قادیانی' شیعہ' بابی' بہائی' ہندو' عیسائی اور دوسرے ادیان و فرق کے خلاف دلائل واحکامات سے تو خالی ہیں' مگر اہل حدیث اور دوسرے اہل توحید کے خلاف سباب وشتائم اور تکفیر وتفسیق سے بھری ہوئی ہیں۔

اہل حدیث کے علاوہ جناب بریلوی صاحب اوران کے پیروکاروں نے دیوبندی حضرات کو بھی اپنی تکفیری مہم کی لپیٹ میں لیا اور ان پر کفر وارتداد کے فتوے لگائے ہیں۔

سب سے پہلے دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا قاسم نانوتوی ان کی تکفیر کا نشانہ بنے' جن کے بارے میں مولانا عبدالحئ لکھنوی لکھتے ہیں:

"مولانا نانوتوی بہت بڑے عالم دین تھے' زہد وتقویٰ میں معروف تھے۔ذکر ومراقبے میں مصروف رہتے' لباس میں تکلف نہ کرتے۔آغاز زندگی میں صرف ذکر اللہ میں مصروف رہے' پھر حقائق و معارف کے ابواب ان پر منکشف ہوئے تو شیخ امداد اللہ (مشہور صوفی حلولی) نے انہیں اپنا خلیفہ منتخب کرلیا۔عیسائیوں اور آریوں کے ساتھ ان کے مناظرے بھی بہت مشہور ہیں۔ان کی وفات 1297ھ

میں ہوئی۔"[81]

دیوبندی تحریک کے بانی اور اپنے وقت میں احناف کے امام مولانا قاسم نانوتوی کے متعلق خاں صاحب لکھتے ہیں:

"قاسمیہ قاسم نانوتوی کی طرف منسوب' جس کی "تحذیر الناس" ہے اور اس نے اپنے رسالہ میں کہا کہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو' جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ یہ تو سرکش شیطان کے چیلے اس مصیبت عظیم میں سب شریک ہیں۔"[82]

مزید کہا:

قاسمیہ لعنہم اللہ ملعون ومرتد ہیں۔"[83]

ان کے ایک پیروکار نے لکھا:

تحذیر الناس مرتد نانوتوی کی ناپاک کتاب ہے!"[84]

مولانا رشید احمد گنگوہی دیوبندی حضرات کے بہت جید عالم وفاضل ہیں۔ مولانا عبدالحیٔ لکھنوی ان کے متعلق لکھتے ہیں:

"شیخ امام' محدث رشید احمد گنگوہی محقق عالم وفاضل ہیں۔ صدق وعفاف توکل اور تصلب فی الدین میں ان کا کوئی مثیل نہ تھا۔ مذہبی امور میں بہت متشدد تھے۔"[85]

بریلی کے خاں صاحب کا ان کے پیروکاروں کے بارے میں خیال ہے:

"جہنمیوں کے جہنم جانے کی ایک وجہ (رشید احمد) گنگوہی کی پیروی ہوگی۔"[86]

اور ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اسے جہنم میں پھینکا جائے گا اور آگ اسے جلائے گی اور (ذق الاشرف الرشید) کا مزہ چکھلائے گی۔"[87]

میں ہوئی۔"[81]

دیوبندی تحریک کے بانی اور اپنے وقت میں احناف کے امام مولانا قاسم نانوتوی کے متعلق خاں صاحب لکھتے ہیں:

"قاسمیہ قاسم نانوتوی کی طرف منسوب' جس کی "تحذیر الناس" ہے اور اس نے اپنے رسالہ میں کہا کہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو' جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ یہ تو سرکش شیطان کے چیلے اس مصیبت عظیم میں سب شریک ہیں۔"[82]

مزید کہا:

قاسمیہ لعنہم اللہ ملعون ومرتد ہیں۔"[83]

ان کے ایک پیروکار نے لکھا:

تحذیر الناس مرتد نانوتوی کی ناپاک کتاب ہے!"[84]

مولانا رشید احمد گنگوہی دیوبندی حضرات کے بہت جید عالم وفاضل ہیں۔ مولانا عبدالحئی لکھنوی ان کے متعلق لکھتے ہیں:

"شیخ امام' محدث رشید احمد گنگوہی محقق عالم وفاضل ہیں۔ صدق وعفاف توکل اور تصلب فی الدین میں ان کا کوئی مثیل نہ تھا۔ مذہبی امور میں بہت متشدد تھے۔"[85]

بریلی کے خاں صاحب کا ان کے پیروکاروں کے بارے میں خیال ہے:

"جہنمیوں کے جہنم جانے کی ایک وجہ (رشید احمد) گنگوہی کی پیروی ہوگی۔"[86]

اور ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اسے جہنم میں پھینکا جائے گا اور آگ اسے جلائے گی اور (ذق الاشرف الرشید) کا مزہ چکھلائے گی۔"[87]

نیز:

"رشید احمد کو کافر کہنے میں توقف کرنے والے کے کفر میں کوئی شبہ نہیں۔"[88]

ایک بریلوی مصنف نے اپنی ایک کتاب کے صفحہ میں چار مرتبہ "مرتد گنگوہی" کا لفظ دہرایا ہے۔"[89]

ان کے اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

"رشید احمد کی کتاب "براہین قاطعہ" کفری قول اور پیشاب سے بھی زیادہ پلید ہے۔ جو ایسا نہ جانے وہ زندیق ہے۔"[90]

ان کے علاوہ بریلوی خاں صاحب نے مولانا اشرف علی تھانوی کو بھی کافر و مرتد قرار دیا ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی دیوبندی احناف کے بہت بڑے امام ہیں۔۔۔۔۔"نزہۃ الخواطر" میں ہے:

"مولانا اشرف علی بہت بڑے عالم دین تھے۔ ان کی بہت سی تصنیفات ہیں۔ وعظ و تدریس کے لیے منعقد کی جانے والی مجالس سے استفادہ کیا اور ہندوؤانہ رسوم و عادات سے تائب ہوئے۔"[91]

ان کے متعلق احمد رضا صاحب لکھتے ہیں:

"اس فرقہ وہابیہ شیطانیہ کے بڑوں میں سے ایک شخص اسی گنگوہی کے دم چھلوں میں ہے' جسے اشراف علی تھانوی کہتے ہیں۔ اس نے ایک چھوٹی سی رسلیا تصنیف کی کہ چار ورق کی بھی نہیں۔ اور اس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے 'ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چار پائے کو حاصل ہے۔"[92]

آگے چل کر لکھتے ہیں:

"بدکاری کو دیکھو' کیسے ایک دوسرے کو کھینچ کر لے جاتی ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طائفہ سب کے سب کافر و مرتد ہیں اور باجماع امت اسلام سے خارج ہیں۔ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے' خود کافر ہے۔ اور شفا شریف میں ہے' جو ایسے کو کافر نہ کہے یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک

لائے' وہ بھی کافر ہو جائے گا۔ بے شک جن چیزوں کا انتظار کیا جاتا ہے' ان سب میں بدترین دجال ہے۔اور بے شک اس کے پیروان لوگوں سے بھی بہت زیادہ ہوں گے۔"[93]

مزید لکھتے ہیں:

"جو اشرف علی کو کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں۔"[94]

نیز:

"بہشتی زیور (مولانا تھانوی کی کتاب) کا مصنف کافر ہے۔تمام مسلمانوں کو اس کتاب کا دیکھنا حرام ہے۔"[95]

نیز:

"اشرفیہ سب مرتد ہیں۔"[96]

تجانب اہل السنہ میں ہے:

"مرتد تھانوی!"[97]

اس طرح خان صاحب نے مشہور دیوبندی علماء مولانا خلیل احمد' مولانا محمود الحسن' مولانا شبیر احمد عثمانی وغیرہ کے خلاف بھی کفر کے فتوے صادر کیے ہیں۔

احمد رضا صاحب ان علماء وفقہاء کے پیروکاروں' عام دیوبندی حضرات کو کافر قرار دیتے ہیں ہوئے کہتے ہیں:

"دیوبندیوں کے کفر میں شرک کرنے والا کافر ہے۔"[98]

اسی پر اکتفاء نہیں کیا' مزید لکھتے ہیں:

"انہیں مسلمان سمجھنے والے کے پیچھے نماز جائز نہیں۔"[99]

مزید:

دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھنے والا مسلمان نہیں۔"[100]

نیز:

دیوبندی عقیدے والے کافر و مرتد ہیں۔"[101]

اتنا کچھ کہہ کر بھی خاں صاحب کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا۔فرماتے ہیں:

"جو مدرسہ دیوبند کی تعریف کرے اور دیوبندیوں کو برا نہ سمجھے' اسی قدر اس کے مسلمان نہ ہونے کو بس ہے۔"[102]

اب بھی بریلویوں کے اعلیٰ حضرت کے دل کی بھڑاس نہیں نکلی۔ارشاد فرماتے ہیں:

"دیوبندیوں وغیرہ کے کھانا پینا' سلام علیک کرنا' ان سے موت وحیات میں کسی طرح کا کوئی اسلامی برتاؤ کرنا سب حرام ہے۔نہ ان کی نوکری کرنے کی اجازت ہے' نہ انہیں نوکر رکھنے کی اجازت کہ ان سے دور بھاگنے کا حکم ہے۔"[103]

نیز:

"انہیں قربانی کا گوشت دینا بھی جائز نہیں۔"[104]

جناب بریلوی کے ایک پیروکار لکھتے ہیں:

"دیوبندی' بدعتی' گمراہ اور شرار خلق اللہ ہیں"[105]

ایک اور بریلوی مصنف لکھتے ہیں:

"دیوبندیہ بحکم شریعت کفار و مرتدین لئیم ہیں۔"[106]

بریلوی اعلیٰ حضرت کے نزدیک دیوبندیوں کا کفر ہندوؤں' عیسائیوں اور مرزائیوں سے بھی بڑھ کر ہے۔فرماتے ہیں:

"اگر ایک جلسہ میں آریہ وعیسائی اور دیوبندی' قادیانی وغیرہ جو کہ اسلام کا نام لیتے ہیں' وہ بھی ہوں تو وہاں بھی دیوبندیوں کا ردّ کرنا چاہئے' کیونکہ یہ لوگ اسلام سے نکل گئے مرتد ہو گئے اور مرتدین کی مدافعت بدتر ہے' کافر اصلی کی موافقت سے۔"[107]

اور:

"دیوبندی عقیدہ والوں کی کتابیں ہندوؤں کی پوتھیوں سے بدتر ہیں۔ان کتابوں کو دیکھنا حرام ہے۔ البتہ ان کتابوں کے ورقوں سے استنجاء نہ کیا جائے۔حروف کی تعظیم کی وجہ سے' نہ کہ ان کتابوں کی۔ نیز اشرف علی کے عذاب اور کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔"[108]

ایک اور بریلوی مصنف نے یوں گل فشانی کی ہے:

"دیوبندیوں کی کتابیں اس قابل ہیں کہ ان پر پیشاب کیا جائے ان پر پیشاب کرنا پیشاب کو مزید ناپاک بناتا ہے۔اے اللہ ہمیں دیوبندیوں یعنی شیطان کے بندوں سے پناہ میں رکھ!"[109]

دیوبندی حضرات اور ان کے اکابرین کے متعلق بریلوی مکتب فکر کے کفریہ فتوے آپ نے ملاحظہ فرمائے' اب ندوۃ العلماء کے متعلق ان کے ارشادات سنئے۔

جناب برکاتی نے حشمت علی صاحب سے تصدیق کرواکے اپنی کتاب تجانب اہل السنہ میں لکھا ہے:

ندوۃ العلماء کو ماننے والے دہریے اور مرتد ہیں۔"[110]

خودخاں صاحب بریلوی کا ارشاد ہے:

ندوۃ کھچڑی ہے' ندوہ تباہ کن کی شرکت مردود' اس میں صرف بدمذہب ہیں۔"[111]

جناب بریلوی نے ندوۃ العلماء سے فارغ ہونے والوں کو کافر و مرتد قرار دینے کے لیے دو رسالے (الجام السنة لاھل الفتنة) اور (مجموعة فتاوی الحرمین برجف ندوة المین) تحریر کیے۔

تجانب اہل السنہ میں بھی ندوۃ العلماء سے فارغ ہونے والوں کے خلاف تکفیری فتووں کی بھرمار ہے۔"[112]

مطلقاً وہابیوں کے متعلق ان کے فتوے ملاحظہ ہوں:

"وہابیہ اور ان کے زعماء پر بوجوہ کثیر کفر لازم ہے اور ان کا کلمہ پڑھنا ان سے کفر کو دور نہیں کرسکتا۔"[113]

نیز:

"وہابیہ پر ہزار درجہ سے کفر لازم آتا ہے۔"[114]

نیز:

"وہابی مرتد باجماع فقہاء ہیں"[115]

جناب احمد رضا مزید فرماتے ہیں:

"وہابی مرتد اور منافق ہیں۔اوپر اوپر کلمہ گو ہیں۔"[116]

نیز:

"ابلیس کی گمراہی وہابیہ کی گمراہی سے ہلکی ہے۔"[117]

نیز:

"خدا وہابیہ پر لعنت کرے'ان کو رسوا کرے اور ان کا ٹھکانہ جہنم کرے۔"[118]

نیز:

وہابیہ کو اللہ برباد کرے یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔"[119]

نیز:

"وہابیہ اسفل السافلین پہنچے۔"[120]

نیز:

اللہ عزوجل نے وہابیہ کی قسمت میں ہی کفر لکھا ہے۔"[121]

ظاہر ہے جب تمام وہابی کفار ومرتدین ہیں تو ان کی کوئی عبادت بھی قبول نہیں۔اس بات کا جناب احمد رضا نے یوں فتویٰ دیا ہے:

"وہابیہ کی نہ نماز ہے نہ ان کی جماعت جماعت۔"[122]

خاں صاحب سے پوچھا گیا کہ وہابیہ کی مسجد کا کیا حکم ہے؟ تو جواب دیا"ان کی مسجد عام گھر کی طرح

ہے۔جس طرح ان کی نماز باطل' اسی طرح اذان بھی۔لہٰذا ان کی اذان کا اعادہ نہ کیا جائے۔"[123]

بریلوی حضرات کے نزدیک وہابیوں کو "مسلمانوں کی مساجد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔

خاں صاحب کے ایک ساتھی نعیم مراد آبادی فرماتے ہیں:

"مسلمان وہابیہ غیر مقلدین کو اپنی مسجد میں نہ آنے دیں' وہ نہ مانیں تو قانونی طور پر انہیں رکوادیں۔ ان کا مسجد میں آنا فتنہ کا باعث ہے۔چنانچہ اہل سنت کی مسجد میں وہابی وغیر مقلد کو کوئی حق نہیں۔"[124]

بریلوی حضرات نے وہابیوں کو مساجد سے نکالنے کے متعلق ایک کتاب تصنیف کی ہے (اخراج الوھابیین عن المساجد) یعنی "وہابیوں کو مساجد سے نکالنے کا حکم۔"

آج بھی کچھ ایسی مساجد (مثلاً بیگم شاہی مسجد اندرون مستی دروازہ لاہور) موجود ہیں جن کے دروازوں پر لکھا ہوا ہے کہ:

"اس مسجد میں وہابیوں کا داخلہ ممنوع ہے۔"

خود میں نے لاہور میں دو ایسی مساجد دیکھی ہیں' جہاں یہ عبارت ابھی تک درج ہے!

جناب احمد رضا خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں:

"وہابیوں کے پیچھے نماز ادا کرنا باطل محض ہے۔"[125]

نیز:

"اقتدار احمد گجراتی کا بھی یہی فتویٰ ہے!"[126]

جناب بریلوی کا ارشاد ہے:

"وہابی نے نماز جنازہ پڑھائی تو گویا مسلمان بغیر جنازے کے دفن کیا گیا۔"[127]

ان سے پوچھا گیا کہ اگر وہابی مر جائے تو کیا اس کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے' اور جو پڑھے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب میں ارشاد فرمایا:

"وہابی کی نماز جنازہ پڑھنا کفر ہے۔"[128]

نیز:

"وہابیوں کے لیے دعا کرنا فضول ہے۔ وہ راہ راست پر نہیں آسکتے۔"[129]

صرف اسی پر بس نہیں بلکہ:

"وہابیوں کو مسلمان سمجھنے والے پیچھے بھی نماز جائز نہیں۔"[130]

ان کے ایک پیروکار نے لکھا ہے:

"جو اعلیٰ حضرت کو برا کہے' اس کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں۔"[131]

وہابیوں کے ساتھ مکمل بائیکاٹ کا فتویٰ دیتے ہوئے جناب احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں:

"ان سب سے میل جول قطعی حرام ہے۔ ان سے سلام وکلام حرام' انہیں پاس بٹھانا حرام' ان کے پاس بیٹھنا حرام' بیمار پڑیں تو ان کی عیادت حرام' مرجائیں تو مسلمانوں کا سا انہیں غسل وکفن دینا حرام' ان کا جنازہ اٹھانا حرام' ان پر نماز پڑھنا حرام' ان کو مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام' اور ان کی قبر پر جانا حرام!"[132]

ایک اور صاحب لکھتے ہیں:

"وہابیہ گمراہ اور گمراہ گر ہیں۔ ان کے پیچھے نماز درست نہیں اور نہ ان سے میل جول جائز ہے۔"[133]

مزید:

"ان سے بیاہ شادی کرنا ناجائز' سلام ممنوع اور ان کا ذبیحہ نادرست' یہ لوگ گمراہ' بے دین ہیں۔ ان کے پیچھے نماز ناجائز اور اختلاط ومصاحبت ممنوع ہے۔"[134]

نیز:

"وہابیوں سے مصافحہ کرنا ناجائز وگناہ ہے۔"[135]

احمد یار گجراتی کہتے ہیں:

"حنفیوں کو چاہئے کہ وہ وہابیوں کے کنویں کا پانی بے تحقیق نہ پئیں "[136]

نیز:

"وہابیوں کے سلام کا جواب دینا حرام ہے۔"[137]

مزید:

"جو شخص وہابیوں سے میل جول رکھے 'اس سے بھی بیاہ شادی ناجائز ہے "[138]

احمد رضا صاحب کا ارشاد ہے:

"وہابی سے نکاح پڑھوایا تو نہ صرف یہ کہ نکاح نہیں ہوا' بلکہ اسلام بھی گیا۔تجدید اسلام وتجدید نکاح لازم "[139]

نیز:

"نکاح میں وہابی کو گواہ بنانا بھی حرام ہے۔"[140]

خاں صاحب کے ایک خلیفہ ارشاد فرماتے ہیں:

"وہابی سے نکاح نہیں ہوسکتا کہ وہ مسلمان نہیں' کفو ہونا بڑی بات ہے۔"[141]

اور خود اعلیٰ حضرت صاحب کا فرمان ہے:

"وہابی سب سے بدتر مرتد ہیں۔ان کا نکاح کسی حیوان سے بھی نہیں ہوسکتا۔جس سے ہوگا زنائے خالص ہوگا۔"[142]

یہ ارشاد کئی دفعہ پڑھنے میں آیا ہے' میں پہلی مرتبہ بریلوی حضرات سے پوچھنے کی جسارت کرتا ہوں کہ ان کے اعلیٰ حضرت کے نزدیک کسی وہابی کا نکاح تو حیوان سے نہیں ہوسکتا' لیکن کیا بریلوی حضرات کا ہوسکتا ہے؟

جناب احمد رضا صاحب کو اس بات کا شدید خطرہ تھا کہ لوگ وہابیوں کے پاس جاکر ان کے دلائل سن کر راہ راست پر نہ آجائیں۔اس خطرے کو بھانپتے ہوئے خاں صاحب فرماتے ہیں:

"وہابیہ سے فتویٰ طلب کرنا حرام' حرام اور سخت حرام ہے۔"[143]

امجد علی صاحب لکھتے ہیں:

"وہابیوں کو زکوٰۃ دی' زکوٰۃ ہرگز ادا نہ ہوگی۔"[144]

بریلوی اعلیٰ حضرت سے پوچھا گیا' وہابیوں کے پاس اپنے لڑکوں کو پڑھانا کیسا ہے؟ تو جواب میں ارشاد فرمایا:

"حرام' حرام' حرام' اور جو ایسا کرے وہ بچوں کا بدخواہ اور گناہوں میں مبتلا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اپنے آپ کو' اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔"[145]

وہابیوں کے ہاتھ سے ذبح کیے ہوئے جانوروں کے متعلق احمد رضا صاحب کا ارشاد ہے:

"یہودیوں کا ذبیحہ حلال ہے' مگر وہابیوں کا ذبیحہ محض نجس مردار' حرام قطعی ہے۔ اگرچہ لاکھ بار نام الٰہی لیں اور کیسے ہی متقی' پرہیزگار بنتے ہوں کہ یہ سب مرتدین ہیں۔"[146]

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:

ایسے زانی کہ جن کا زنا کرنا ثابت ہو چکا ہو' ان کا ذبیحہ حلال ہے۔"[147]

یہ سارا کچھ اس لیے ہے کہ:

"وہابی یہود و نصاریٰ' ہندوؤں اور مجوسیوں سے بھی بدتر ہیں اور ان کا کفر ان سے بھی زیادہ ہے۔"[148]

مزید:

"وہابی ہر کافر اصلی یہودی' نصرانی' بت پرست' اور مجوسی سب سے زیادہ اخبث' اضر اور بدتر ہیں۔"[149]

نیز:

"یہ کتے سے بھی بدتر و ناپاک تر ہیں کہ کتے پر عذاب نہیں' اور یہ عذاب شدید کے مستحق ہیں۔"[150]

آہ!

﴿وَمَا نَقَمُوا مِنهُم اِلَّا اَن یُّومِنُوا بِاللّٰہِ العَزِیزِ الحَمِیدِ﴾ (البروج:۸)

"ان لوگوں نے صرف اس بات کا انتقام لیا ہے کہ یہ (ان کی خرافات کی بجائے) اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں۔"

نیز:

"بریلوی حضرات کے نزدیک وہابیوں کی کتابوں کا مطالعہ حرام ہے۔"[152]

مزید:

"غیر عالم کو ان کی کتابیں دیکھنا بھی جائز نہیں۔"[153]

خود جناب بریلوی کا کہنا ہے:

"عالم کامل کو بھی ان کی کتابیں دیکھنا نا جائز ہے"[154] کہ انسان ہے' ممکن ہے کوئی بات معاذ اللہ جم جائے اور ہلاک ہو جائے۔"[155]

نیز ایک کتاب کے متعلق فرماتے ہیں:

"عام مسلمانوں کو اس کتاب کا دیکھنا بھی حرام ہے۔"[156]

نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں:

"ابن تیمیہ (رحمہ اللہ) اور اس کے شاگرد ابن قیم جوزی (رحمہ اللہ) وغیرہ کی کتابوں پر کان رکھنے سے بچو۔"[157]

حوالہ جات

1 مشکوٰۃ شریف۔5 مصحح دماغ مجنون ص ۱۴ مطبوعہ بریلی۔6 اس کا ذکر آگے مفصلا آئے گا۔7 نزہتہ الخواطر از امام عبدالحئی لکھنوی ج ۸ ص ۳۹۔9 مشکوٰۃ المصابیح۔11 مشکوٰۃ المصابیح۔12 امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی کتاب التوحید اور تقویۃ الایمان ایک دوسرے سے بہت حد تک مشابہ ہیں اور دونوں ایک طرز پر لکھی گئی ہیں۔14 مفتاح کنوز السنہ مقدمتہ السید رشید رضا ص ق۔15 ایضاً۔16 الکوکبتہ

الشہابیۃ از احمد رضا ص ۸ ۔17 الکوبتہ الشہابیۃ از احمد رضا ص ۱۰ ۔18 ایضاً ص ۴۹ ۔19 الکوبیۃ الشہابیۃ از احمد رضا ص ۶۰ ۔20 دامان
باغ ملحق سبحان السبوح ص ۱۳۴ ۔21 ملفوظات احمد رضا ج ۱ ص ۱۱۰ ترتیب محمد مصطفیٰ رضا بن احمد رضا بریلوی ۔۲۲ الامن والعلی از احمد رضا
ص ۱۱۲ ۔23 ایضاً ص ۱۹۵ ۔24 الامن والعلی ۷۲ ۔25 ایضاً ص ۱۹۵ ۔26 دامان باغ سبحان السبوح ص ۱۳۴ ۔72 العطایہ النبویہ فی
الفتاویٰ الرضویہ مجموعۃ فتاویٰ البریلوی ج ۶ ص ۱۸۳ ۔33 نزھۃ الخواطر ج ۸ ص ۴۹۸ ۔34 نزہۃ الخواطر ص ۵۰۰ ‘۵۰۱ ۔35 حاجز
البحرین درج شدہ فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۱۰ ۔38 حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین ص ۱۹ ۔39 دامان سبحان السبوح از احمد رضا ص
۱۳۶ ۔40 ایضاً ص ۱۳۴ ۔41 سبحان السبوح ص ۱۳۵ ‘۱۳۶ ۔42 بالغ النور مندرج در فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۲۳ ۔43 فتاویٰ رضویہ جلد ۵
ص ۵۰ ‘۷۲ ‘۹۰ ‘۱۳۷ ‘۱۹۴ وغیرہ ۔44 ایضاً جلد ۱۰ ص ۲۱۰ کتاب الحظر والاباحۃ ۔45 ایضاً جلد ۱۰ ص ۲۱۹ ۔46 فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص
۵۹ ۔47 ایضاً جلد ۶۶ ص ۱۲۱ ۔48 ایضاً ص ۱۳ ۔49 بریق المنار درج شدہ فتاویٰ رضویہ جلد ۴ ص ۲۱۸ ‘ وفتاویٰ رضویہ جلد ۲ ص
۱۲۱ ۔50 فتاویٰ رضویہ جلد ۱ ص ۲۰۸ ۔51 بہت بڑے اہل حدیث عالم دین تھے ۔ نزہۃ الخواطر جلد ۸ ص ۷۲ میں ان کے حالات زندگی
موجود ہیں ۔52 اپنے دور کے امام حدیث تھے ۔53 یہ بھی سید نذیر حسین محدث دہلوی کے تلامذہ میں سے ہیں ۔54 جید اہل حدیث عالم
‘ سید صاحب کے شاگرد ! حالات زندگی کے لیے ملاحظہ ہو نزہۃ الخواطر جلد ۸ ص ۴۱۵ ‘۴۱۶ ۔55 تجانب اہل السنّت از محمد طیب قادری
تصدیق شدہ حشمت علی قادری وغیرہ ص ۲۱۹ ۔56 تجانب اہل السنہ ص ۲۴۸ ۔57 مجلّہ المنار المجلد ۳۳ ‘۱۳۴۱ھ ص ۲۳۹ ۔58 تجانب ص
۲۴۷ ۔59 الاستمداد از احمد رضا ص ۱۴۷ ۔60 سبحان السبوح ص ۲۷ ۔61 حاجز البحرین از احمد رضا درج شدہ فتاویٰ جلد ۲ ص
۲۳۷ ۔62 فتاویٰ رضویہ جلد ۳ ص ۳۹۹ ۔63 سیف المصطفیٰ از بریلوی ص ۹۲ ۔64 فتاویٰ صدر الافاضل ص ۳۱ ‘۳۲ مطبوعہ ہند ۔65 جاء
الحق از احمد یار گجراتی جلد ۱ ص ۴۵۵ ۔66 فتاویٰ رضویہ جلد ۴ ص ۱۹۹ ۔67 ایضاً جلد ۲ ص ۲۴۲ ۔68 سیف المصطفیٰ ص ۹۵ ۔69 احکام
شریعت از احمد رضا جلد ۱ ص ۸۰ ۔ 70 ایضاً ص ۱۲۳ ۔ 71 ایضاً ص ۱۲۴ ۔ 72 الکوبتہ الشہابیۃ علی کفریات ابی الوہابیہ ص
۵۸ ‘۵۹ ۔73 ملفوظات احمد رضا ص ۶۶ ۔74 ایضاً ص ۶۷ ‘۶۸ ۔75 الحق المبین از احمد سعید کاظمی ص ۱۰ ‘۱۱ ۔76 بہار شریعت جلد ۱ ص
۴۶ ‘۴۷ ۔77 جی ہاں ! سب کو معلوم ہے کہ ابن سعود رحمہ اللہ اور ان کے جانشینوں نے بیت اللہ الحرام میں حجاج کرام کی سہولتوں کے لیے
کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ۔ 78 جاء الحق از احمد یار گجراتی ص ۴ ۔ 79 تجانب اہل السنہ ص ۴۶۷ ۔ 80 ایضاً مختصراً ص ۲۶۸ ص
۲۷۲ ۔81 نزہۃ الخواطر جلد ۷ ص ۳۸۳ ۔82 حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین از احمد رضا ص ۱۹ ۔83 فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص

۵۹۔84 تجانب اہل السنہ ص ۱۷۳۔85 نزہۃ الخواطر ج۸ ص ۱۴۸۔86 حسام الحرمین ص ۲۱۔87 خالص الاعتقاد از بریلوی ص
۶۲۔88 فتاویٰ افریقہ از بریلوی احمد رضا ۱۲۴۔89 تجانب اہل السنہ ص ۲۴۵۔90 سبحان السبوح ص ۱۳۴۔91 نزہۃ الخواطر ص
۸۵۔92 حسام الحرمین ص ۲۸۔93 ایضاً ص ۳۱۔94 فتاویٰ افریقہ ص ۱۲۴۔95 فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۵۴۔96 ایضاً ص
۱۰۴۔97 ایضا! ص ۲۳۷۔98 فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۸۲۔99 ایضاً ص ۸۱۔100 ایضاً جلد ۶ ص ۷۷۔101 بالغ النور مندرج
فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۴۳۔102 المبین فی ختم النبیین درج شدہ فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۱۱۰۔103 ایضاً ص ۹۵۔104 ایضاً ص
۱۶۷۔105 تفسیر میزان الادیان از دیدار علی جلد ۲ ص ۲۷۰۔106 تجانب اہل السنہ ص ۱۱۲۔107 ملفوظات احمد رضا ص
۳۲۵، ۳۲۶۔108 فتاویٰ رضویہ جلد ۲ ص ۱۳۶۔109 حاشیہ سبحان السبوح ص ۷۵۔110 تجانب ص ۹۰۔111 ملفوظات بریلوی ص
۲۰۱۔113 الکوکبۃ الشہابیہ از احمد رضا ص ۱۰۔114 ایضاً ص ۹۵۔115 ایضاً ص ۶۰۔116 احکام شریعت از بریلوی ص
۱۱۲۔117 ایضاً ص ۱۱۷۔118 فتاویٰ افریقہ ص ۱۲۵۔119 ایضاً ص ۱۷۲۔120 خالص الاعتقاد ص ۵۴۔121 المبین فی ختم النبیین
درج شدہ فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۱۹۸۔122 ملفوظات ص ۱۰۵۔123 ایضاً۔124 مجموعہ فتاویٰ نعیم الدین مراد آبادی ص
۶۴۔125 بالغ النور درج شدہ فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۱۴۳ ایضاً بریق المنار در فتاویٰ رضویہ جلد ۴ ص ۲۱۸۔126 فتاویٰ نعیمیہ جلد ۱ ص
۱۰۴۔127 فتاویٰ رضویہ جلد ۴ ص ۱۲۔128 ملفوظات ص ۶۷۔129 ایضاً ص ۲۸۶۔130 المبین درج شدہ فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص
۸۰، ۸۱۔131 فتاویٰ نعیم الدین مراد آبادی ص ۶۴۔132 فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۹۰۔133 فتاویٰ نوریہ جلد ۱ ص ۲۱۳۔134 مجموعہ
فتاویٰ نعیم الدین ص ۱۱۲۔135 بریق المنار درج فتاویٰ رضویہ جلد ۴ ص ۲۱۸۔136 جاء الحق جلد ۲ ص ۲۲۲۔137 فتاویٰ افریقہ ص
۱۷۰۔138 ماحی الضلالۃ درج فتاویٰ رضویہ جلد ۵ ص ۷۲۔139 ایضاً ۵۰، ۸۹۔140 فتاویٰ افریقہ ص ۶۹۔141 بہار شریعت از امجد
علی رضوی جلد ۷ ص ۳۲۔142 ازالۃ العار درج شدہ فتاویٰ رضویہ جلد ۵ ص ۱۹۴، ایضاً فتاویٰ رضویہ جلد ۵ ص ۴۶۔143 فتاویٰ رضویہ جلد ۴
ص ۴۶۔144 بہار شریعت جلد ۵ ص ۴۶۔145 احکام شریعت از بریلوی ص ۲۳۷۔146 ایضاً ص ۱۲۲۔147 فتاویٰ افریقہ ص
۲۷۔148 بالغ النور درج در فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۱۳۔149 ازالۃ العار درج فتاویٰ رضویہ جلد ۵ ص ۱۲۰۸۔150 المبین درج فتاویٰ
رضویہ جلد ۶ ص ۹۔152 المبین درج فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۹۔153 ایضاً۔154 ملاحظہ فرمائیں خود تو بریلوی حضرات دوسروں کی
کتابیں دیکھنا حرام قرار دے رہے ہیں۔لیکن جب ان کے اعلیٰ حضرت کے تحریف شدہ قرآن پر بعض حکومتوں کی طرف سے پابندی لگائی

گئی تو اس پر واویلا کرنا شروع کر دیا۔ دوسروں کی کتابوں کے مطالعے پر حرام ہونے کا فتویٰ لگانے والوں کو کیسے حق پہنچتا ہے کہ وہ اس پر صدائے احتجاج بلند کریں؟ پہلے اپنے فتووں کو تو واپس لو۔ پھر دوسروں سے اس قسم کے مطالبات کریں۔ خود تو وہ لوگوں کو وہابیوں کے ساتھ تعلقات قائم کرنے اور مسجدوں میں داخل ہونے سے بھی روک رہے ہیں۔ اور کسی کو اتنا بھی حق نہیں دیتے کہ وہ ان کی تحریف معنوی پر مبنی کتابوں کے داخلے پر پابندی لگا سکیں۔ 155 ملفوظات ص ۳۳۵۔ 156 بالغ النور در فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۵۴۔ 157 فتاویٰ نعیم الدین مرادآبادی ص ۳۳۔